Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ مِنْ تَیْسِیْرِ آیٰتٍ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۲

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

فی پرچہ ۱؍

یوم - یک شنبہ

۲۶ شوال ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ / ۶ | ۲۰ وفا ۱۳۳۱ھش / ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ جولائی ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

لاہور ۱۹ جولائی ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کل کی نسبت آج بہتر ہے ۔ ٹمپریچر کم ہے ۔ بلڈ پریشر بھی ٹھیک ہے ۔ مگر کمزوری باقی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نیروبی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر احمدیہ مشنری مشرقی افریقہ میں پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۶ جولائی کو "کمپالا" جہاز کے ذریعہ پاکستان روانہ ہو گئے ہیں ۔ احباب ان کے بخیریت و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں ۔

اگر ہم فرقہ داری کے خطرناک رجحانات کو دبانے کیلئے تیار نہیں ہیں تو پھر ہمیں تعمیر مملکت کے سنہری خوابوں کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے

فرقہ وارانہ عصبیت کو اگر آج پروان چڑھنے کی اجازت دی گئی تو آئندہ اس کا چڑھتا ہوا سیلاب روکے بھی نہ رک سکے گا

پاکستانی عوام اور حکومت کو مشہور پارسی اخبار "کوئٹہ ٹائمز" کا دوسرا انتباہ !

مشہور پارسی اخبار "کوئٹہ ٹائمز" نے اپنی ۱۲ جولائی کی اشاعت میں روزنامہ "ڈان" کراچی کی تائید کرتے ہوئے عوام اور حکومت کو ایک مرتبہ پھر خبردار کیا ہے ۔ کہ اگر فرقہ وارانہ عصبیت اور مذہبی دیوانگی کو پروان چڑھنے کی اجازت دے دی گئی ۔ تو آئندہ اس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا ۔ معاصر مذکور نے فرقہ وارانہ عصبیت کے ہاتھوں عظیم الشان سلطنتوں کی عبرتناک تباہی کا نقشہ کھینچنے کے بعد لکھا ہے کہ اگر خدانخواستہ ہم فرقہ وارانہ رجحانات کو دبانے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ تو پھر ہمیں تعمیر ملت کے سنہری خوابوں کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے "کوئٹہ ٹائمز" کے اس اداریہ کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ۔

"ڈان" نے عوام اور حکومت کو بعض خطرناک رجحانات کی طرف متوجہ کر کے جو ہمارے ملک میں دن بدن پنپتے جا رہے ہیں ۔ مملکت کی صحیح معنوں میں خدمت سرانجام دی ہے ۔ اگر ان خطرناک رجحانات (کی منتج ہلاکت آفرینی) پر بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے ۔

یہ امر ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر ان رجحانات کو پروان چڑھنے کی اجازت دی گئی ۔ تو ہم زمانہ سے صدیوں پیچھے جا پڑینگے وہ لوگ جو ان رجحانات کو ہوا دینے کے ذمہ دار ہیں ۔ وہ اسلام کی اصل روح کو مسخ کر رہے ہیں اور وہ بلاشبہ تہذیب و ترقی کے دشمن ہیں

ذرا اسلامی سلطنتوں کی تاریخ پر نظر دوڑائیے ۔ ایک وقت تھا کہ دنیا میں ان کا طوطی بول رہا تھا عظیم الشان سلطنتیں جاہ و جلال اور حیطۂ اقتدار کے لحاظ سے نقطۂ عروج پر پہونچی ہوئی تھیں لیکن جب انہی خطرناک رجحانات کے تاریک سائے ان پر پڑنے شروع ہوئے تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے زوال پذیر ہو گئیں ۔ اور اس طرح مٹی میں ملیں کہ گویا نام و نشان باقی نہ رہا کیا کیا جائے خود اسلام بیچارا ظلم کا نشانہ بن رہا ہے ۔ کیونکہ اسے اس کی اصل روح کے مطابق پیش نہیں کیا جاتا رہا ۔ تنگ نظر اور سر پھرے لوگ مذہب کی اصل روح کو اپنانے سے ہمیشہ ہی گریز کرتے رہے ہیں ۔

اس اسلام میں جس کی تعلیم رسول پاک (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دی تھی مذہبی رواداری کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ حق و صداقت کے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو دلائل اور براہین کے ذریعہ ہی راہ راست پر لایا جا سکتا ہے " ڈنڈا " دلائل کی جگہ کام نہیں دے سکتا ۔ ڈنڈے کے زور سے تعداد تو بڑھائی جا سکتی ہے ۔ لیکن ایسے لوگوں کا ایمان محض نام کا ایمان ہوتا ہے ۔ برخلاف اسکے دلائل کے ذریعہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ صحیح معنوں میں تعداد میں اضافہ کا موجب بنتے ہیں ۔ کیونکہ انہیں انشراح صدر حاصل ہوتا ہے ۔ مذہب کی اپنی مرضی کے مطابق وضاحت کرنا اور پھر دوسروں کو اس وضاحت کے تسلیم کرنے پر مجبور کرنا بدترین قسم کی عدم رواداری پر دلالت کرتا ہے ۔ جسے کسی حال میں برداشت نہیں کیا جا سکتا

اگر ہم ان خطرناک رجحانات کے سدباب کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ تو پھر ہمیں تعمیر مملکت کے تمام سنہری خوابوں کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے ۔ تعمیر و ترقی اور مذہبی عصبیت کی آپس میں کبھی نہیں بنتی ۔ حکومت کو چاہیئے کہ اسکے استیصال کے لئے بروقت قدم اٹھائے ۔ فرقہ وارانہ عصبیت اور مذہبی جنون کی کوئی بھی کوئی بھی نہیں کیا اس کی بالادستی اور حکمرانی (معاذ اللہ) اگر اس عصبیت و دیوانگی کو روشن دماغی اور ضمیر کی آزادی پر ایک مرتبہ قابو پانے کی اجازت دے دی گئی ۔ تو پھر اس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا ۔

("کوئٹہ ٹائمز" کوئٹہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۲ء)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تمام دوستوں کو چاہیئے کہ یکم اگست (جمعہ) کو خصوصیت سے دنیا میں امن کے قیام کیلئے دعا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

کیلیفورنیا (امریکہ) سے ڈاکٹر الفرڈ ڈبلیو پارکو ایگزیکٹو سیکرٹری دی انٹرنیشنل ورلڈ پیس ڈے کمیٹی کا خط سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے یہ درخواست کی ہے کہ ۶ اگست کو ان کی کمیٹی کی طرف سے "یوم امن" منایا جا رہا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی شامل ہوں۔ کہ اس دن یا اس سے پہلے آنے والے جمعہ کے دن امن کے لئے دعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ:- امن کی اپیل خواہ کسی طرف سے ہو قابل تعریف ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا مانگیں کہ دنیا میں امن کا دور دورہ ہو۔ پس اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ یہ تحریک کس طرف سے ہے ہم اس تحریک میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ تمام دوستوں کو چاہیئے کہ یکم اگست ۱۹۵۲ء جمعہ کے روز خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی موجودہ بے اطمینانی اور بدامنی کی حالت کو دور فرمائے اور لوگوں کو امن اور اطمینان بخشے۔

خصوصیت سے مندرجہ ذیل دعا کی جائے یہ دراصل سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے خاص طور پر ان مطالب کو مدنظر رکھا جائے۔

دعا:- اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ایسا راستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ اور ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے ہو جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے تمام کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے۔ اور تو ہمیں اس بات سے بھی بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عاید ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں۔"

نوٹ:- یکم اگست کے روز مساجد کے امام اپنے خطبات میں "اسلام اور امن عالم" کے متعلق روشنی ڈالیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ

(۱) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم بجٹ آمد ومصارف سال ۵۲-۵۳ء بھجوائے گئے تھے جو کہ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک پُر ہو کر مرکز میں آنے چاہئیں تھے۔ مگر ابھی تک بہت کم مجالس نے بجٹ پر کر کے بھجوائے ہیں۔

(۲) سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کی تیاری کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہوگی مرکز نے گذشتہ سال بھی اجتماع کے انتظامات کے لئے قرض لے کر اخراجات کو پورا کیا تھا۔ امسال بھی مجالس کی طرف سے سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کے لئے چندہ کی رقوم نہیں آرہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے کہ براہ کرم جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بجٹ آمد ومصارف سال ۵۳-۵۴ء پر کر کے اور چندہ سالانہ اجتماع مندرجہ ذیل شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

۷۵ روپیہ تک ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے	ایک روپیہ فی کس
۷۵ سے ۱۵۰ " " "	ڈیڑھ روپیہ فی کس
۱۵۰ سے ۲۰۰ " " "	دو روپیہ فی کس
۲۰۰ سے زائد " " "	ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا! مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایس۔ سی لیکچرار گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا آج سول ہسپتال میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا احباب اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں

لیڈر (بقیہ صفحہ ۳)

اور اس جو جی میں آیا ہے کہہ ڈالا ہے مگر شاید انہوں نے مصر اور بیروت کے اخبارات کے خیالات نہیں پڑھے۔ جو انہوں نے مفتی مصر کے متعلق ظاہر کئے ہیں ہو سکتا ہے ان کو یہ پتہ ہے کہ خود حکومت مصر نے اپنے مفتی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ بیروت اور مصر کے اخبار کیا لکھتے ہیں ایک دو فقرے سن لیجئے۔

"مفتی کو کس نے فتوے کا حق دیا۔ اس نے اس عظیم المرتبت شخص کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے جس نے اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کیلئے وہ کام کیا جو نہ تو مفتی اب تک کر سکا ہے۔ اور نہ آئندہ ہی ہرگز کر سکیگا۔ خواہ وہ اپنی موجودہ عمر کی مدت تک اور زندہ رہے" (الیوم)

"شیخ مخلوف اور ظفر اللہ خان کے درمیان نمایاں فرق ہے۔ شیخ مخلوف مسلم ہے۔ مگر عمل سے بے بہرہ مگر ظفر اللہ عامل للخیر ہے" (النسا بیروت)

"ذمہ دار حلقے اس فتوے پر بہت ملامت و نفرین کا اظہار کر رہے ہیں" (الزمان)

"بالآخر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ حکومت مصر اس ارادہ میں کیا کو نا چاہتی ہے..... تاکہ محض چند احمقانہ الفاظ کی وجہ سے جو کوئی ناعاقبت اندیش سوچے سمجھے بغیر زبان سے نکال دے ہم اپنے رفیقوں ہی کو نہ کھو دیں" (المصری)

"ظفر اللہ خان ایک کافر ہے۔ مگر وہ اسلام پر عمل کرتا ہے۔ برخلاف اس کے مفتی مصر لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور خود اس پر عمل نہیں کرتا" ("الندا")

> **بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے مزارع احباب کے ذمہ دس ایکڑ سے زائد زمین کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ اس سے کم زمین کی صورت میں دو پیسہ فی ایکڑ چندہ تجویز کیا گیا ہے۔ کیا آپ نے اس شرح کے مطابق خانہ خدا کی تعمیر کے لئے چندہ ادا فرما دیا ہے؟**

اپنا عہد پورا کریں

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور اس لئے قائم کی گئی ہے کہ حقیقی اسلام دنیا کے سامنے پیش کرے اور مذہب اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرے ہمیں یقین کامل ہے بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ دنیا پر غالب آکر رہے گی اور دنیوی کوئی طاقت نہیں جو اسے اس بات سے روک سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعتوں کے ذریعہ بار بار اپنی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے اور اس کی راہ سے بھٹکی ہوئی مخلوق کو پھر راہ مستقیم پر لانا مقصود ہوتا ہے تا اس کی مخلوق اس کے قرب میں آکر زیادہ سے زیادہ اس کی برکات اور ترقیوں کی وارث بن سکے۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کو ابتدا میں سخت جانی و مالی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن یاد رہے اللہ تعالیٰ ہمارے مالوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ ہمارے مالوں کو قبض کرکے انبساط رزق مقصود ہے اور یہ محض اس کا فضل ہے کہ ہمیں ایسے مواقع اس کی ذات عطا فرماتی ہے۔ تا اس کی راہ میں ہم اپنے مال و جان پیش کر کے اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ پس کیا ہی خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے وقت اپنے پیارے امام سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے پس آپ کا فرض ہے کہ اپنا عہد پورا کریں۔

حالات حاضرہ کے ماتحت جبکہ دشمن اپنا پورا زور جماعت احمدیہ کے کچلنے کے لئے صرف کر رہا ہے اور پبلک کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ ہم سے ہر طرح کا بائیکاٹ کریں۔ ان دنوں حالات ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں بیش از بیش قربانیاں کریں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے اور وہ ہزاروں ہزار لوگ جو اپنے ضروری کاروبار چھوڑ چھاڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ نے اسکا مہمان قرار دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

پس آپ کو چاہیئے کہ ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ متوجہ ہوں کیونکہ خرید گندم کا وقت ہے تا موقعہ پر جلسہ سالانہ کے لئے گندم خریدی جا سکے۔ ایسا نہ ہو کہ موقعہ ہاتھ سے کھو دینے پر بعد میں گندم گراں ہونے کے علاوہ عمدہ بھی نہ مل سکے۔

امید ہے آپ چندہ جلسہ سالانہ معہ سالقہ بقایا کی طرف اپنی توجہ مبذول فرما کر ممنون فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء

مسلمانوں کا اس تحریک سے کوئی تعلق نہیں

روزنامہ "زمیندار" اشاعت ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء میں صفحہ اول پر چوکھٹے میں نہایت نمایاں طور پر ایک اعلان بزیر عنوان "مرزائی احراری اور مسلمان — ایک ضروری تصریح" شائع ہوا ہے۔ اس اعلان کا ماحصل یہ ہے کہ موجودہ شورش صرف احراریوں کی تحریک نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی تحریک ہے۔ میاں اختر علی خان فرماتے ہیں:۔

"ہم حکومت اور مرزائی دونوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا اور ظفر اللہ خان کو وزارت سے الگ کرنے کا مطالبہ پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کا مطالبہ ہے . . . .
ہر مسلمان حُر ہے۔ اس لئے اس ملک کے مسلمان حُر ہیں۔ اور اس نقطہ نظر سے مرزائی اگر اس تحریک کو احراریوں کی تحریک کہتے ہیں۔ تو یقیناً مسلمانوں کے سواد اعظم کی یہ تحریک حُروں اور مجاہدوں کی تحریک ہے۔"

اس طرح صفحہ اول پر نہایت نمایاں طور سے چوکھٹے میں یہ اعلان شائع کرنا خود اس بات کا مجسم ثبوت ہے کہ عوام و خواص مسلمانانِ پاکستان کو اس فتنہ پرور تحریک سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں، اگر یہ تمام مسلمانوں کی تحریک ہوتی۔ تو میاں اختر علی خان کو قطعاً اس بات کی ضرورت محسوس نہ ہوتی، کہ وہ ایسے غیر معمولی اور قاطع طریق سے اس کا اعلان کرتے۔ اس سے تو بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس خاص معروف طبقہ میں بھی اس تحریک کے خلاف سخت نفرت کا اظہار ہو رہا ہے۔ جس طبقہ کے لوگ زمیندار پڑھنا پسند کرتے ہیں۔

اگر مسلمانوں کے سواد اعظم سے مراد چند احراری۔ چند مودودیے اور میاں اختر علی خان ہیں۔ تو واقعی یہ تحریک تمام مسلمانوں کی تحریک ہے اور وہ جو کہتے ہیں کہ دیگ کے ایک دانے سے تمام ہنڈیا کا پتہ چل جاتا ہے۔ میاں اختر علی خان کی مسلمانی سے بھی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس تحریک بداخلاقی کے چلانے کا سہرا کس قسم کے لوگوں کے سر پر ہے۔

اب عامۃ المسلمین اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ یہ تحریک محض سیاسی گرگٹوں کی تحریک ہے اسکو اسلام سے اور نہ اسلامی مفاد سے کوئی غرض ہے۔ اس کی شناخت آسانی سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ میاں اختر علی خان کے والد ماجد مولوی ظفر علی خان بھی ماشاء اللہ اس بڑھاپے میں بھی اپنے خاص طبقہ کو شورش پر اکسانے کے لئے بڑی پُرزور مجاہدانہ رجز خوانی فرما رہے ہیں۔ جن کی زندگی کا نقشہ علامہ سر اقبال مرحوم نے اس طرح کھینچا ہے

زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرارِ حیات
یہ کبھی گوہر کبھی شبنم کبھی آنسو ہوا

چنانچہ ایک زمانہ تھا کہ مولوی ظفر علی خان صاحب کے زمیندار کے سرورق کا طغرا یہ شعر ہوا کرتا تھا

تم خیر خواہِ دولتِ برطانیہ رہو
سمجھیں جنابِ قیصرِ ہند اپنا تاجدار

یہ وہ اخبار ہے جو بیچارے انجان غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے چلتا چلا آیا ہے۔

جب پہلا فراہم کیا ہوا چندہ نذرِ آتش و باد و خاک و آب ہو جاتا۔ اور حسرت ناک ہی جھولی رہ جاتی۔ تو اسے کھینچ کھینچ کر دراز کیا جاتا۔ اور پھر ایک وہ زمانہ بھی تھا۔ کہ مولوی ظفر علی خان صاحب کے قلم بدیہہ رقم نے احراریوں یا دوسرے لفظوں میں حُروں کے چھکے چھڑا دیئے اور امرتسر میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

مولوی ظفر علی خان کی ایک تقریر

مولوی (ظفر علی خان) نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے کونسی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ الاسلام کی! احراریو کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں پہلے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے۔ تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے۔ جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پر لاہور میں مسجد شہید ہوئی۔ تم ٹس سے مس نہ ہوئے۔ مگر قادیان میں نماز جمعہ کی آڑ میں تم نے مورچہ لگا دیا۔ اس میں بھی تمہیں ایسی ناکامی ہوئی کہ قیامت تک یاد رکھو گے۔ سوائے چند تنخواہ دار اور بھاڑے کے ٹٹوؤں کے تم کسی کو جیل خانہ نہیں بھجوا سکے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

اس موقعہ پر احراری سیخ پا ہو گئے اور چلا اٹھے کہ ظفر علی مرزائی ہے۔ مرزائیوں کا تنخواہ دار ایجنٹ ہے۔ اس نے احمدیوں سے روپیہ لیا ہے۔ ایک مولوی نے کہا کہ ظفر علی قرآن غلط پڑھتا ہے تفسیر غلط کرتا ہے۔ اس کی بات مت سنو اس پر شور پڑ گیا تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ایک دوسرے پر آوازے کسے گئے۔ تھپڑ رسید کئے گئے۔ مکا بازی کے مظاہرے ہوتے ایک نوجوان نے منبر پر چڑھ کر مولوی ظفر علی صاحب کے گلے کے پھولوں کے ہار توڑ ڈالے۔ اور ان پر حملہ کر دیا۔ مگر وہ خوش قسمتی سے لوگوں کے بیچ میں آ جانے سے بال بال بچ گئے۔ ذرا شور تھما تو مولوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

حاضرین! احراری تہذیب کا نمونہ اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ ان رقعوں میں مجھے ماں بہن کی گندی اور ناگفتہ بہ گالیاں دی گئی ہیں۔۔ میں پسند نہیں کرتا کہ پڑھ کر سناؤں۔ اور آپ کو اشتعال دلاؤں لیکن حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ یہ میں ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے۔ تو پہلے قرآن سیکھو مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسہ جاری کرو۔ قادیان میں دو چار مفسدہ پرداز بھیجنے سے کام نہیں چلتا۔ یہ تو چندہ بٹورنے کے ڈھنگ ہیں۔ اگر مخالفت کرنی ہے تو پہلے مبلغ تیار کرو۔ غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو یہ کیا شرافت ہے دو چار بھکڑ بکواسی لونڈے قادیان میں بھیجکر مرزائیوں کو گالیاں دلوا دیں۔ کیا یہ تبلیغ اسلام ہے۔ یہ تو اسلام کی مٹی خراب کرنا ہے۔ اس پر ایک احراری مولوی کھڑا ہو گیا۔ اور مولوی ظفر علی صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کہ تم تصدیق کرتے ہو کہ مرزا محمود نے واقعی تبلیغ اسلام کی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں۔ تین بار کہا اس پر شور مچ گیا۔ اور اسی شور و داروگیر میں جلسہ برخاست ہو گیا۔

(مولوی ظفر علی خان کی امرتسر میں تقریر جلسہ منعقدہ ۱۳ مارچ بروز جمعہ بصدارت شیخ صادق حسن رئیس اعظم سابق ممبر اسمبلی۔ منقول از ایک خوفناک سازش مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر شائع کردہ احرار بک ڈپو امرتسر)

لیکن آج یہ زمانہ ہے کہ انہی احراریوں کی کفش برداری کر رہا ہے۔ اور ان کا فرزند ارجمند اپنی کمال ناکامی کو چھپانے کے لئے کھسیانا ہو کر نہایت نمایاں طور پر اعلان چوکھٹے میں شائع کر کے احراریوں کو حُر اور مجاہد بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے۔ اور نعوذ باللہ مسلمانوں کے سواد اعظم کو احراری کہہ کر گالی دے رہا ہے کیونکہ مسلمانوں کا سواد اعظم احراریوں مودودیوں اور میاں اختر علی خان کی حرکات کی وجہ سے ان سے سخت نفور ہے۔

مفتی مصر
مصر والوں کی نگاہ میں

معاصر سہ روزہ "کوثر" کی اشاعت ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء میں ایک نوٹ رذالت کی انتہا شائع ہوا ہے۔ اس میں مدیر محترم فرماتے ہیں۔

مفتی اعظم مصر عالم اسلام کی کتنی بڑی شخصیت ہیں اور مصر کے مسلمان ان کی کتنی تعظیم کرتے ہیں۔ یہ ہر ایک جانتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے معزز معاصر ڈان نے محض اس بناء پر کہ انہوں نے مرزائیوں کے مرتد ہونے کا فتوےٰ دیا۔ اور ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ ان کی وہ درگت بنائی۔ کہ تہذیب اور اخلاق نے تو سر ہی پیٹ لیا ہو گا۔

ہمیں حیرت ہے کہ "کوثر" کے مدیر محترم کو ڈان پر تو غصہ آ گیا ہے۔

(باقی دیکھیں صـ۲ پر)

نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ نے ہرگز دستخط حاصل کرنے کی مہم شروع نہیں کی

اخبار "زمیندار" کی صریح غلط بیانی کی تردید

احرار ہڑتال کرانے میں بری طرح ناکام ہے

(از مکرم انچارج صاحب صیغہ نشر و اشاعت ربوہ)

اخبار "زمیندار" نے مورخہ ۷ / جولائی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ایک جلی عنوان "نظارت تبلیغ و اشاعت ربوہ کی جانب سے دستخط حاصل کرنے کی مہم" جما کر اس کے ماتحت کئی ایک غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ اور لوگوں کو یقین دلانے کے لئے یا ان کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے کارڈ کا نمونہ بمعہ دستخط مولا بخش عبدالرحمٰن وغیرہ بھی پیش کیا ہے۔ کہ گویا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے یہ کارڈ چھپوائے ہیں۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ نے دستخط حاصل کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اور ہر احمدی کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر کارڈ پر آٹھ آٹھ دستخط کرائے۔ اور لکھا ہے۔ کہ انجمن تحفظ پاکستان کے فرضی نام پر شائع کیا گیا ہے۔ یعنی جس انجمن کی طرف سے یہ کارڈ چھپوائے گئے ہیں۔ وہ خود تو ایک فرضی ہے۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ جس کا کارڈوں کے چھپوانے اور دستخط کروانے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ دراصل یہ سب کچھ کروا رہی ہے۔ اور دلیل یہ دی گئی ہے۔ کہ یہ کارڈ بعض احمدیوں کے ہاتھ میں دیکھے گئے ہیں۔ جو دستخط کروا رہے تھے۔ گویا انجمن تحفظ پاکستان کا کسی احمدی کا ممبر بننا جائز نہیں۔ انجمن تحفظ پاکستان کا ممبر ہر فرقہ کا سمجھدار مسلمان بن سکتا ہے۔ لیکن اگر نہیں بن سکتا۔ تو کوئی احمدی نہیں بن سکتا۔ اگر وہ بن جائے۔ اور وہ دوسرے مسلمانوں کی طرح اس کار خیر میں شریک ہو۔ تو یہ انجمن گردن زدنی بلکہ "زمیندار" کے نزدیک یہ انجمن محض فرضی ہوگی۔ دراصل یہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی کارستانی ہے۔ کس نرالی منطق اور کس ڈھٹائی سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے خلاف افترا کیا گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ تحفظ حقوق شیعہ تحفظ ختم نبوت وغیرہ کیا کیا نام کی دوسری انجمنیں قائم ہیں۔ مگر ان انجمنوں کے ممبروں کو کبھی یہ خیال نہیں آیا۔ کہ سچائی صحافت کی اہم شرائط میں سے ایک شرط ہے۔

ہڑتال کرانے میں احراریوں کی ناکامی

حال ہی میں جو نام نہاد علمائے احرار کی کونشن لاہور میں ہوئی ہے۔ اور اس کی جو روئیداد "زمیندار" اور "آزاد" میں شائع کی گئی ہے۔ اس میں اس کی ناکامی کو چھپانے کے لئے جو جھوٹ بولے گئے ہیں۔ ان لوگوں کی کذب بیانی کی ایک تازہ مثال ہے۔ پاکستان کے طول و عرض میں ہڑتال کروانے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگایا گیا ہے۔ اور جو ناکامی اس میں احراریوں کو ہوئی ہے۔ وہ عوام سے پوشیدہ نہیں۔ ان پے درپے ناکامیوں کو چھپانے کے لئے "آزاد" و "زمیندار" میں جس قدر جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ اس کا ایک نمونہ ان کی وہ سرتا پا جھوٹ اور محض بناوٹی خبریں ہیں۔ جو گجرات میں ہڑتال منانے کے متعلق شائع کی گئی ہیں۔ حالانکہ وہاں مرعوب کرنے اور دھمکیاں دینے کے باوجود کسی نے دوکان بند نہیں کی۔ سوائے چند ایک احراری دوکانداروں کے باقی سبھی نے دوکانیں کھولیں۔ اور ان کے شور و شر کی ذرہ بھر پروا نہیں کی۔ اس وقت تک جتنی اطلاعات ہمارے پاس آئی ہیں۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کی اکثریت سمجھ گئی ہے۔ کہ احراریوں کی شر انگیز تحریک دراصل بھارت کی نمک خواری کے لئے ہے۔

ملتان اور چند ایک دیگر شہروں میں بھی جس قسم کی ہڑتال ہوئی ہے۔ اس کی صورت و شکل یہ تھی۔ کہ کچھ لڑکوں اور بچوں کی ٹولیاں مٹھائی دیئے جانے کے لالچ سے جمع کی گئیں۔ ان بچوں نے چند ایک مولویوں کی سرکردگی میں بازاروں میں غل غپاڑہ ڈالا۔ حلوائیوں کی دوکانوں میں مٹھائیوں پر ہاتھ مارنے شروع کئے۔ بعض نے دودھ کی کڑاہیاں اٹھائیں۔ یہ فتنہ و فساد دیکھ کر لوٹ کھسوٹ کے ڈر سے بعض نے دوکانیں بند کرلیں۔ مگر جو جرأت سے اڑ کر بیٹھے رہے۔ ان کی دوکانیں کھلی رہیں۔ یہ صورت و شکل تھی احراریوں کی ہڑتال کی۔ مگر "آزاد" اور "زمیندار" نے اپنے کالم کے کالم سیاہ کردیئے یہ دکھلانے کے لئے کہ غم و غصہ کی لہر حکومت کے خلاف تمام ملک میں دوڑ گئی۔ اس لئے کہ وہ احمدیوں کو کافر و مرتد کیوں نہیں کہتی۔ اور انہیں اقلیت کیوں نہیں قرار دیتی۔ گویا یہ حکومت جمہوریت کی نہیں بلکہ ملانوں کی سینہ زوری کی ہے۔

صرف تیس مخلصین

صرف تیس مخلص جامعۃ المبشرین کی عمارت کے چندہ کو پورا کر سکتے ہیں۔ ایسے تیس مخلص جن میں سے ہر ایک ایک ہزار روپیہ چندہ دے۔ ایسے تیس مخلص جو علم کی خدمت کو بہت بڑی سعادت یقین کرتے ہوں۔ ایسے تیس مخلص جو اس تعلیمی اور تبلیغی ادارہ کی عمارت میں اپنا نام ہمیشہ کے لئے محفوظ کرانا چاہتے ہوں۔ اور صدقہ جاریہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوں۔ ایسے تیس مخلص جو ذاتی خواہشات کو قومی فرائض پر قربان کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ (پرنسپل جامعۃ المبشرین)

رمضان المبارک میں احمدی مستورات کی تعلیم القرآن کلاس

اس کلاس کا آغاز ۱۹۵۰ء کے رمضان میں ہوا۔ رتن باغ میں سارا مہینہ پڑھائی ہوئی۔ کثرت سے طالبات شامل ہوئیں۔ ایک طرف طالبات کی کثرت اور پڑھنے کی طرف ان کی رغبت۔ دوسری طرف صدر لجنہ اماء اللہ حضرت ام داؤد احمد صاحبہ نے بنفس نفیس اس کے انتظامات میں دلچسپی لی۔ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ نے اپنے حسن انتظام سے طالبات کے دل موہ لئے۔

عابدہ بیگم مرحومہ مغفورہ جیسی فرض شناس خاتون چوبیس گھنٹے کی نگران مقرر ہوئیں۔ اساتذہ نے دلچسپی سے پڑھایا۔ نتائج نے شاندار ہونا ہی تھا۔ سو وہ شاندار ہوئے۔ سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا۔ کہ مہینہ بھر کی محنت ٹھکانے لگی۔ علم دین سیکھنے والیاں اس جذبہ کے ساتھ رخصت ہوئیں۔ کہ جو کچھ انہوں نے اس مبارک مہینہ میں سیکھا ہے۔ اس پر وہ خود بھی عمل کریں گی۔ اور دوسروں کو بھی سکھائیں گی۔ ان حالات کے پیش نظر توقع تو یہ تھی۔ کہ یہ سلسلہ ہر سال ترقی کرے گا۔ لیکن خلاف توقع اس میں ترقی کی بجائے تنزل ہوا۔ اور نوبت یہاں تک آپہنچی۔ کہ اس سال باوجود اس کے کہ کلاس کے متعلق پہلے اعلان کردیا گیا تھا۔ صرف چھ طالبات شریک درس ہوئیں۔ اس کی وجہ یا تو گرمی کی شدت ہے۔ یا پھر مختلف مقامات کی لجنات نے اپنے فرض کو نہیں پہچانا۔ اور یہ دونوں وجوہات تشویشناک ہیں۔ ترقی کرنے والی قومیں اپنے پروگرام میں موسمی انقلابات کو روک نہیں بننے دیتیں۔ اور فرض ناشناسی کے جرم کو تو زندہ قوموں نے کبھی بھی معاف نہیں کیا۔ بہرحال اس سال کی کلاس کو ایک کامیاب کلاس کسی صورت میں نہیں کہا جاسکتا۔ چھ طالبات میں سے چار باہر سے آئیں۔ اور تین ربوہ سے شامل ہوئیں۔ تعلیمی قابلیت سب کی یکساں نہ تھی۔ دو مڈل تھیں۔ دو پرائمری۔ ایک مولوی کا امتحان پاس تھیں۔ اور دو صرف خواندہ کہلانے کے قابل تھیں۔ ایسی صورت میں پروگرام اور نصاب میں توازن قائم رکھنا بڑا کٹھن کام تھا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے کلاس نے کافی باتیں سیکھیں۔ قرآن کریم کے تیسرے اور چوتھے پارے کا ترجمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے پڑھایا۔ حدیث نبراس المومنین اور ادعیۃ الرسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے تیس اشعار اور فارسی قصیدہ "عجب نوریست در جان محمد" کے اسباق خاکسار سیکرٹری تعلیم نے پڑھائے۔ عربی کی تعلیم سیدہ امۃ القدوس بیگم کے ذمہ تھی۔ کلام کا مضمون محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پروفیسر جامعہ احمدیہ کے ذمہ تھا۔ آپ نے بڑی محنت سے اس کی تکمیل کرائی۔ تاریخ کی کتاب سلسلہ احمدیہ اور فقہ کے مسائل میں سے پانچ ارکان اسلام مولوی عبدالشکور صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے پڑھائے۔ طالبات صبح سحری کے وقت بیدار ہوتیں۔ تہجد۔ سحری اور صبح کی نماز اور تلاوت سے فارغ ہوکر اپنی پڑھائی میں مشغول ہوجاتیں۔ ساڑھے نو بجے تک کلاسیں رہتیں۔ اس کے بعد ان پڑھے ہوئے مضامین کی دہرائی ہوتی۔ پھر آرام کا موقع دیا جاتا۔ اس دفعہ شدت گرمی کی وجہ سے درس القرآن کا وقت عصر کی نماز کے بعد مقرر تھا۔ طالبات وقت مقررہ پر درس میں شمولیت کے لئے پہنچ جاتیں۔ اور وہاں سے فراغت کے بعد جائے قیام پر آتیں۔ روزہ افطار کیا جاتا۔ نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تراویح کی نماز میں شمولیت ہوتی۔ اس نصاب اور پروگرام سے ظاہر ہے۔ کہ اگر لجنات اپنے فرض کو پہچانتیں۔ اور اپنے ہاں سے قابل نمائندہ خواتین کو منتخب کرکے بھجواتیں۔ تو وہ کیا کچھ نہ سیکھ سکتی تھیں۔ اور مفید معلومات لیکر وہ واپس لوٹتیں۔ اور پھر مقامی طور پر کلاس کھول کر سیکھی ہوئی باتوں کو سکھاتیں۔ اور اس طرح دین سیکھنے اور سکھانے کا ایک سلسلہ چل نکلتا۔

بہرحال آئندہ کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مقامی لجنات سے یہ توقع رکھتی ہے۔ کہ جہاں وہ اس مفید سلسلہ درس میں طالبات کو بھجوانے کی پوری پوری کوشش کریں گی۔ وہاں وہ شروع سال سے ہی اس مرکزی کلاس میں شمولیت کی تیاری کے لئے اپنے ہاں ایک تعلیمی کلاس کے اجراء کی بھی کوشش کریں گی۔ جس میں منتخب شدہ طالبات کو ایسے نصاب کی تعلیم دی جائے۔ جو مرکزی کلاس کے نصاب کو سیکھنے اور اس کے اپنانے کا ان کو اہل بنا سکے۔ اس بارہ میں بذریعہ خط و کتابت مقامی حالات کے مطابق موزوں نصاب کے لئے مرکز سے مشورہ طلب کیا جاسکتا ہے۔

تعلیم القرآن کلاس کا نتیجہ بھی درج کیا جاتا ہے۔ مقبول خانم صاحبہ مولوی آف سیالکوٹ اس امتحان میں اول اور امۃ الحفیظ آف ربوہ دوم رہیں۔ اول کو چشمہ معرفت اور دوم کو سورہ کہف کی تفسیر انعام میں دی جائیگی۔ کل چھ طالبات نے امتحان دیا۔ اور خدا کے فضل سے کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

جماعت احمدیہ نے الگ میمورنڈم کیوں پیش کیا

ایک صریح غلط بیانی

(از عباد اللہ صاحب گیانی)

جب سے احرار نے پاکستان میں انتشار پھیلا کر اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کی غرض سے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک فتنہ پیدا کیا ہے۔ بہت ایسے "لیڈران قوم" پھر میدان میں آ گئے ہیں۔ جو مسلم لیگ سے شکست کھا کر گوشہ نشینی اختیار کر چکے تھے۔ ان میں سے ہی ایک صاحب مولانا مظہر علی صاحب اظہر ہیں جو کسی زمانے میں مجلس احرار کے بڑے سرگرم لیڈر رہے .... آپ نے جماعت احمدیہ پر گورداسپور کے ضلع کے متعلق ایک ایسا غلط الزام لگایا ہے۔ جس کی طرف ہماری طرف سے .... کئی بار تردید ہو چکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں لہٰذا:-

"لاہور کا پرانا گورا شاہی اخبار جس پر آج کل مرزائیوں کے بھائی ہندوں کا قبضہ ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ گورداسپور احمدیوں کی وجہ سے پاکستان کے ہاتھوں سے گیا۔ کوئی عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے سے پوچھے کہ ریڈ کلف کے سامنے مرزائیوں کا کیس الگ طور پر کس نے پیش کیا کوئی یہ بتائے جب پاکستان مسلمانان ہند کا متفقہ مطالبہ تھا اور مسلم لیگ کی طرف سے وکیل مقرر کیا جا چکا تھا۔ تو پھر مرزائیوں کو یہ ضرورت کیوں پیش آئی کہ وہ اپنا کیس الگ طور پر پیش کریں چنانچہ یہی ایک وجہ تھی جس نے گورداسپور کی مسلم اکثریت کے علاقہ کو مسلم اقلیت کا علاقہ بنا کر رکھ دیا"

(اخبار زمیندار ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء)

مولانا مظہر علی صاحب کا دل خوب جانتا ہے۔ کہ گورداسپور کا ضلع ہی نہیں بلکہ تمام مشرقی پنجاب اگر پاکستان سے الگ کر لیا گیا تو اس میں بہت بڑا دخل احرار کی پاکستان سے دشمنی کا تھا۔ اگر احراری لوگ ان دنوں ہندوؤں کا آلہ کار بن کر پاکستان کی مخالفت نہ کرتے۔ تو غیر مسلم کسی صورت میں بھی پنجاب کی تقسیم کروانے میں کامیاب نہ ہوتے۔ کیونکہ اس طرح انہیں یہ کہنے کا موقعہ مل گیا۔ کہ مسلم لیگ کا مطالبۂ پاکستان ایک ایسا مطالبہ ہے۔ جس کی مخالفت ہم غیر مسلم ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو پاکستان کے قیام کے مخالف ہیں۔ چنانچہ ۱۹۴۰ء میں جب مسلم لیگ نے لاہور کے اجلاس میں پاکستان کا مطالبہ کیا۔ تو غیر مسلم اخباروں اور رسالوں نے بڑے زور شور سے لکھا کہ:-

"اس سکیم کی جہاں ہندو پریس ہندو مہاسبھا۔ اور ہندو لیڈروں نے زبردست مخالفت کی ہے۔ وہاں سمجھدار اور ہندوستان کو آزاد دیکھنے والے مسلم لیڈروں نے بھی اسے کوسا ہے"

(ترجمہ از رسالہ سورج اپریل ۱۹۴۰ء)

کیوں مولانا۔ بتایئے یہ "سمجھدار" اور "ہندوستان" کو آزاد دیکھنے والے مسلم لیڈر" احراری نہ تھے تو اور کون تھے؟ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت اس حد تک کی کہ سٹیجوں پر کھڑے ہو ہو کر اعلان کئے۔ کہ:-

"کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا۔ جو پاکستان کو کجا۔ پاکستان کی پ کا ایک نقطہ بھی بنا سکے"

آج آپ فرماتے ہیں۔ کہ پاکستان مسلمانان ہند کا متفقہ مطالبہ تھا۔ کیا آپ کے اس بیان سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ ان دنوں پاکستان کی مخالفت کرنے والے احراری ہندوستانی نہ تھے یا وہ مسلمانوں میں سے نہ تھے۔ کیونکہ اگر آپ کو یہ مسلم ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر پاکستان کا مطالبہ کیا تھا۔ تو پھر آپ اور آپ کے وہ ساتھی جنہوں نے دن رات پاکستان کے قیام کی مخالفت کی۔ آپ کے اس بیان کی موجودگی میں یا تو غیر مسلم ثابت ہوں گے یا غیر ہندوستانی کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ مسلمانوں کے اس متفقہ مطالبہ میں شامل نہ تھے۔

باقی رہا آپ کا دنیا کو یہ دھوکہ دینا۔ کہ احمدیوں کے الگ کیس پیش کرنے کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل نہ ہو سکا۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے۔ کہ آپ یہ اعتراض مسلم لیگ پر کریں کہ اس نے احمدیوں سے اپنا کیس الگ طور پر کیوں پیش کرایا؟ کیونکہ احمدی اگر اپنا کیس باؤنڈری کمیشن میں الگ طور پر لے گئے تو مسلم لیگ کے مشورہ اور ایما سے ہی گئے تھے نہ کہ اپنے آپ پس آپ کو یہ اعتراض مسلم لیگ پر کرنا چاہیئے۔ اس نے احمدیوں کو ایسی اجازت کیوں دی!

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو خوب یاد ہو گا۔ کہ آپ لوگوں نے ۱۹۳۶-۳۷ء میں جو الیکشن لڑا تھا۔ اس میں آپ [illegible] کا مینی فسٹو یہی تھا۔ کہ احراری امیدواروں کو کامیاب کیا جائے۔ تا وہ پنجاب اسمبلی میں جا کر احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دلا دیں۔ اس لئے یہ خطرہ تھا۔ کہ غیر مسلم آپ لوگوں کی ایجنٹ پر کوئی شرارت پیدا نہ کریں۔ اس لئے اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ احمدی اپنا کیس الگ پیش کریں۔ اور خود باؤنڈری کمیشن کے سامنے بیان دیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور مسلمانوں کا حصہ ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے ۱۹۵۰ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزارہا لوگوں کے سامنے بیان فرمایا تھا کہ:-

"اب سوال یہ ہے کہ احمدیوں کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کی اجازت کیوں دی۔ مسلم لیگ گورداسپور کو کیوں نہ اجازت دی گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم لیگ گورداسپور بہرحال مسلم لیگ کہلاتی ہے اور کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا کہ وہ مرکزی لیگ کے ساتھ متفق نہ ہو گی۔ لیکن احراریوں نے پروپیگنڈا کیا تھا۔ کہ احمدی مسلمان نہیں۔ اور شبہ تھا۔ کہ ہندو یا سکھ کہیں یہ نہ کہہ دیں۔ کہ چونکہ یہ مسلمان نہیں۔ اس لئے ان کی آبادی کو نکال کر دیکھا جائے۔ کہ آیا گورداسپور میں مسلمان اکثریت میں ہیں یا اقلیت میں۔ اس لئے لیگ نے احمدیوں سے علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کے لئے کہا۔ تا یہ ثابت ہو جائے کہ ....

یہ لوگ پاکستان میں آنا چاہتے ہیں غرض احراریوں نے جو الزام لگایا ہے۔ کہ احمدیوں کی طرف سے کیس ظفر اللہ خان نے پیش کیا ہے۔ غلط ہے کیس شیخ بشیر احمد نے پیش کیا تھا۔ پھر وہ کیس اس لئے پیش نہیں ہوا تھا کہ ہم مسلمان نہیں بلکہ یہ ثابت کرنے کیلئے ہوا تھا۔ کہ ہم مسلمان ہیں"

پس مولانا مظہر علی صاحب اظہر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گورداسپور ہم احمدیوں کی وجہ سے پاکستان سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ احراریوں کی پاکستان سے دشمنی کے نتیجہ میں غیر مسلم پنجاب کی تقسیم کروانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور گورداسپور کو انہوں نے محض اس لئے ہتھیا لیا۔ کہ وہ کشمیر کے لئے راستہ حاصل کر سکیں۔ اگر احراری اس وقت مسلمانوں کا ساتھ دیتے۔ اور پاکستان کے قیام کی مخالفت نہ کرتے۔ تو آج گورداسپور کا ضلع ہی کیا تمام مشرقی پنجاب پاکستان میں شامل ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ احراریوں کے امیر شریعت نے قائد اعظم کے بوٹوں پر داڑھی بھی رکھی۔ مگر وہ نہ پسیجے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے ملت کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا تھا۔ اب احراری لوگ اپنی سیاہ تاریخ کو چھپانے کے لئے ہم احمدیوں پر محض اس لئے جھوٹے الزام تراشتے ہیں۔ کہ اس طرح انہیں بہت سستی شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آخر ایک دن مرنا ہے اور مر کر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں کسی کے اس طرح کے مکر و فریب یا جھوٹ کام نہ آئیں گے۔

رسید بکیں — خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے رسید بکوں کے گم ہونے کی متعدد اطلاعات مرکز میں آ رہی ہیں۔ اس لئے مجلس عاملہ مرکزیہ کا فیصلہ نمبر ریزولیوشن ع ۸/۴ مورخہ ۱۲.۷.۵۲ بغرض اطلاع و تعمیل بذریعہ اعلان ہذا ارسال ہے۔

(۱) مقامی طور پر مجالس بھی رسید بک نمبر کا ریکارڈ رکھیں۔

(۲) کسی رسید بک کے گم ہو جانے پر مقامی مجلس چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مرکز میں اس کی رپورٹ کرے۔ اور مرکز فوری اعلان بذریعہ اخبار کرے

(۳) مقامی مجلس کا قائد یا زعیم رسید بک کے گم ہو جانے کی فوری تحقیق کر کے مرکز کو تین دن کے اندر اطلاع دے۔ اس مرکز اس تحقیق پر خدام الاحمدیہ کے منظور شدہ ذرائع اصلاح اختیار کرے

نوٹ:- لیکن اگر مرکز کے نزدیک مقامی مجلس کی تحقیق مکمل نہ ہو۔ تو مرکز خود انسپکٹر بھجوا کر تحقیق کروا دے۔ نیز اس سلسلہ میں علاوہ منظور شدہ ذرائع اصلاح کے جرمانہ کی سزا بھی دی جا سکیگی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آپ نے اب تک کیا عملی قدم اٹھایا ہے

ہمارے محبوب و مقدس امام نے دشمن کے فتنوں سے ہمیں بروقت مطلع فرما دیا تھا۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب تک ہم نے کیا عملی قدم اٹھایا ہے۔ خدام اپنا محاسبہ کریں۔ اور تبلیغ کے لئے کم از کم پندرہ دن وقف کرنے کا وعدہ اپنے قائد کی معرفت دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اخبار احسان کی صریح غلط بیانی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ہرگز وہ الفاظ نہیں لکھے جو احسان نے آپ کی طرف منسوب کئے ہیں

از مکرم عبدالحق صاحب مجاہد احمد نسری گنج مغلپورہ

مدیر "احسان" نے کچھ دنوں سے جماعت احمدیہ کے خلاف عام مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا یہ ڈھنگ اختیار کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے کچھ حوالہ جات کتر وبیونت کر کے شائع کر رہا ہے۔ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں احسان لکھتا ہے کہ

"مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ جو "مسلمان مجھے نہیں مانتے اور میرے اور دعوے کی تصدیق نہیں کرتے۔ وہ کنجریوں اور زناکاروں کی اولاد ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷)

ہم مدیر احسان کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ص۵۴۷ پر مندرجہ بالا الفاظ ہرگز نہیں دکھا سکتا بلکہ ہم یہ بھی اعلان کر دیتے ہیں کہ آئینہ کمالات اسلام کے علاوہ وہ حضور کی کسی اور کتاب یا اشتہار یا اخبار میں سے بھی یہ الفاظ نہیں دکھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے احمدیت کے لٹریچر کو اپنی آنکھوں سے پڑھا تک نہیں اور دوسرے لوگوں کی کتابوں سے نقل در نقل کی جا رہی ہے۔ اگر یہ لوگ خود احمدی لٹریچر کا مطالعہ کرتے تو اس قدر افتراء پردازی سے کام نہ لیتے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام سے اصل عربی عبارت کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ جو صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸ نہ کہ ص۵۴۷ پر حضور فرماتے ہیں۔

"جب میری عمر بیس سال کی ہوئی تو میرے دل میں نصرت اسلام کی محبت اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی رغبت ڈالی گئی۔ چنانچہ اس موضوع پر میں نے متعدد کتابیں تصنیف و تالیف کیں جن میں سے ایک براہین احمدیہ ہے ایک اور کتاب ہے جس کو میں نے انہی دنوں تالیف کیا ہے اور اس کا نام "دافع الوساوس" (جو دوسرا نام آئینہ کمالات اسلام کا ہے) یہ کتاب ان لوگوں کے لئے جو اسلام کی خوبیاں دیکھنا اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرنا چاہیں۔ نہایت مفید ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کی طرف ہر مسلمان محبت اور پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان میں بیان کردہ معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور ان باتوں کو جو میں نے بیان کی ہیں قبول کرتا اور میری دعوت (اسلام) کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر وہ جو ذریۃ البغایا (ہدایت سے دور) ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی۔ وہ ان باتوں کو قبول نہیں کرتے۔

قارئین کرام! اب ذرا انصاف کے ساتھ اس ساری عبارت کو پڑھ جائیں اور غور فرمائیں۔ اس میں سے وہ مفہوم کہاں سے نکلتا ہے۔ جس کو مدیر احسان نے بیان کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبارت مندرجہ بالا میں اپنی ان خدمات اسلامی کا ذکر فرمایا ہے۔ جو حضور نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں انجام دی ہیں اور اسکے ساتھ ہی اسباب کو بیان فرمایا ہے کہ تمام کے تمام مسلمان ان کتابوں کو (اس وجہ سے کہ وہ اسلام کی تائید میں لکھی گئی ہیں) بنظر استحسان دیکھتے ہیں ہاں وہ غیر ہدایت یافتہ لوگ جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں ختم اللہ علیٰ قلوبھم فرمایا ہے۔ وہ ان باتوں کے مخالف ہیں اس عبارت میں تمام مسلمان کہلانے والوں کو "کل مسلم" کہہ کر تصدیق کنندہ ظاہر کیا ہے۔ اور صاف ظاہر فرمایا ہے کہ سب کے سب مسلمان ان کتابوں کو مفید سمجھتے ہیں مگر مدیر احسان نے یہ کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے کہ حضور اقدس نے سب غیر احمدیوں کو "ذریۃ البغایا" قرار دیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ اس وضاحت سے ہر اہل انصاف اور صاحب بصیرت انسان پر مدیر احسان کی دھوکہ دہی ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی کذب آفرینی نہیں ہو سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کردہ عبارت لکھنے سے پہلے احمدیت کے شدید معاند مولوی احمد علی صاحب کا رسالہ بعنوان "مسلمانوں کے مرزائیوں سے نفرت کے اسباب" ص۸ دیکھ لیتے تو کم از کم اس ذلیل حرکت کے مرتکب نہ ہوتے۔ مولوی احمد علی صاحب نے اس عبارت کا ترجمہ یوں کیا ہے ص۲۲

"ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی وہ مجھے قبول نہیں کرتے" (مسلمانوں کے مرزائیوں سے نفرت کے اسباب ص۸ شائع کردہ انجمن تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ)

کیا ہم امید رکھیں کہ مدیر احسان اپنے اخبار میں اپنی اس غلط بیانی کی تردید کریں گے؟

احرار کی فتنہ انگیزی اور قرارداد مقاصد

از مکرم محمد صدیق صاحب ربوہ

مجلس احرار نے جس کا پیشہ بقول محمد مرزا صاحب دہلوی محض شور وشر اور ایجی ٹیشن کرنا ہے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ مکروہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ احمدیہ جماعت نعوذ باللہ من ذالک ختم نبوت کی منکر ہے۔ اور اس طرح صوبہ بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف عوام میں انتہائی شر انگیز طریق پر اشتعال پیدا کر دیا ہے اور نہ صرف صوبہ میں لاقانونیت اور بدامنی پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں بلکہ وحدت قومی اور مملکت خداداد پاکستان کی سالمیت کو کچلنے کے لئے نہایت ہی مہلک ترین حرکات کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے صوبہ میں امن کے قیام اور لاقانونیت کے انسداد کے لئے جب احتیاطی تدابیر کا اقدام کیا تو بجائے اس کے کہ صوبہ کا پریس ان چند شوریدہ سر احراری ملاؤں کے خلاف ان کی اس ناروا حرکت کو روکنے کے لئے گورنمنٹ کے اس اقدام کو سراہتا۔ بعض اخبارات نے حق وانصاف کو ہاتھ سے چھوڑ کر مسئلہ کی اصل حقیقت تک پہنچنے اور ملکی حالات کی نزاکت کو مدنظر رکھنے کے بغیر اپنی احرار نوازی کا ثبوت دیا۔ اور عوام میں پہلے سے بھی زیادہ اشتعال کی روح بھر دی جو مزید بدامنی پیدا کرنے کا موجب بنی۔ اس سلسلے میں ہم احراری ہم نوائی کرنے والے اخبارات سے صرف یہ سوال کرتے ہیں کہ موجودہ نازک حالات میں احرار کی فتنہ انگیزی کی تائید میں آپ کا یہ رویہ قرارداد مقاصد کے کہاں تک مطابق ہے۔ کیا آپ اپنے ملک کی سالمیت اور امن کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے ملک اور قوم کی صحیح معنی میں خدمت کر رہے ہیں۔ یا ایسے لوگوں کی تائید کر کے (جو ببانگ دہل کہتے تھے کہ پاکستان کی پ بھی کوئی ماں کا بیٹا نہیں بنا سکتا) اس کی جڑ پر تبر چلا رہے ہیں۔

"یہ مملکت ایک ایسا اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کی سعی کرے گی۔ جو باہمی تنازعات سے مبرا ہو لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ اعتقادات کے معاملے میں وہ مسلمانوں کے کسی طبقے کی آزادی کو سلب کر لے گی۔ کسی فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو خواہ اقلیت میں یہ اجازت نہیں ہوگی کہ دوسروں کو اپنا حکم قبول کرنے پر مجبور کرے اور اپنے اندرونی معاملات اور فرقہ وارانہ اعتقادات میں تمام فرقوں کو کامل آزادی اور وسعت حاصل ہو گی۔ درحقیقت ہمیں یہ امید ہے کہ مختلف فرقے اس منشاء کے مطابق عمل کریں گے۔ جو اس حدیث نبوی میں مذکور ہے۔ کہ میری امت کے لوگوں میں اختلافات رائے ایک نعمت ہیں اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے ان اختلافات کو اسلام اور پاکستان کے لئے باعث استحکام بنائیں اور کم لغو باعث مفاد کے لئے انہیں استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح پاکستان اور اسلام دونوں کمزور ہو جائیں گے" قرارداد مقاصد

درخواستہائے دعا

۱- مکرم اخویم عبدالحی صاحب آسٹریلیا بلڈنگ اپنے بھائی ایم۔ اے خورشید احمد صاحب کی پریشانیوں اور مشکلات کے حل کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار غلام محمد نافلہ

۲- مکرم عبدالمنان صاحب قریشی انگریز روڈ ڈائی سنگر بلڈنگ گنبد لاہور کچھ عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳- خاکسار کے بھائی چوہدری شمشاد احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ میرے پیارے بھائی کو خداوند کریم اپنے فضل سے مکمل صحت سے نوازے اور ہر تکلیف اور دکھ سے بچائے۔ آمین ثم آمین (ریاض احمد چوہدری ربوہ)

۴- میں ایک سال سے بیمار چلا آرہا ہوں احباب میرے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمادیں

حکیم محمد قاسم قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسےٰ ضلع گجرات

رمضان المبارک میں احمدی مستورات کی تعلیم القرآن کلاس بقیہ صک

نتیجہ امتحان تعلیم القرآن کلاس ماہ رمضان المبارک ۱۹۵۲ء ربوہ

نمبر شمار نام	قرآن کریم -	حدیث و عربی	کلام	تاریخ	کل نمبر
(۱) مقبول خانم صاحبہ مولوی آف راولپنڈی	۲۴/۲۵ +	۸۰/۱۰۰ +	۲۶/۴۰ +	۲۹/۵۰ =	۱۵۹/۲۱۵ اول
(۲) امۃ الحفیظ مڈل و ثانیہ حلقہ ۱ ربوہ	۱۹ +	۸۴ +	۲۶ +	۲۵ =	۱۵۴ دوم
(۳) شریفہ بیگم مڈل محلہ الف ربوہ	۱۵ +	۵۹ +	۱۷ +	۲۷ =	۱۱۸
(۴) حبیبہ بیگم آف شادیوال پرائمری	۱۵ +	۷۰ +	۲۴ +	۳۰ =	۱۳۹
زبانی					
(۵) عائشہ صدیقہ محلہ الف ربوہ خواندہ	۱۴ +	۳۶ +	۲۰ +	۲۰ =	۹۰
(۶) غلام فاطمہ آف بھیرہ " "	۱۸ +	۴۰ +	۲۰ +	۲۲ =	۱۰۰

خاکسار امۃ الرشید شوکت سکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ (اہلیہ ملک سیف الرحمن صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین)

احباب تصحیح فرمالیں

(۱) الفضل ۱۵ر جولائی کے ایڈیٹوریل کے متعلق احباب دو امور کی تصحیح فرمالیں۔ (۱) امیر عبد الرحمن خان قتل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ طبعی طور پر فوت ہوئے تھے۔ (۲) امیر حبیب اللہ خاں کا قتل ۱۹۱۱ء میں نہیں بلکہ ۱۹۱۹ء میں ہوا تھا۔

نوٹ:۔ بہاولپور کے ایک دوست محمد شریف صاحب نے جو لکھا ہے۔ کہ ان کے کوئی غیر احمدی دوست یہ کہتے ہیں۔ کہ نعمت اللہ خاں ۱۹۱۷ء میں حبیب اللہ کے زمانے میں شہید ہوئے یہ غلط ہے۔ آپ امیر امان اللہ خاں کے عہد میں ۱۹۲۴ء میں شہید کئے گئے تھے۔

(۲) الفضل ۱۸ر جولائی میں صفحہ ۵ پر "کیا احراریوں کی تاریخ تشدد سے خالی ہے؟" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں کاتب کی غلطی سے پہلی لائن غلط چھپ گئی ہے اصل یوں ہے: "کراچی میں جماعت احمدیہ کے خلاف نام نہاد علماء کی ایک مجلس منعقد کی گئی تھی۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

ولادت

(۱) برادر محترم مرزا محمد سعید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔

(۲) ملک محمود احمد خاں صاحب انسپکٹر آف ورکس لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۰/۷/۵۲ بروز جمعۃ الوداع پہلا لڑکا عنایت فرمایا۔ (۳) مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب اجنالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ (۴) محمود احمد صاحب پروپرائٹر بصیرہ پوزری کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے عطاء اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔

(۵) مظفر حسین صاحب عباسی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا مورخہ ۲۸/۶/۵۲ کو عطا فرمایا۔ (۶) اللہ رکھا صاحب کارکن وکیل المال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۰/۷/۵۲ بروز جمعرات لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سب بچوں کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

(۱) مورخہ ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء بروز ہفتہ چودھری سردار خاں صاحب موصی صحابی ولد چودھری چوہڑ قوم جٹ چھچھ ساکن گھنوکے ججہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بعمر تقریباً ۸۵ برس فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ محمد رشید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ۔ (۲) مورخہ ۱۳/۷/۵۲ کو میرا پوتا بنام مظفر احمد ۸ ماہ کی عمر میں اپنے مولا کریم کو جا ملا ہے۔ احباب اس کے والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔ قریشی نور الحسن سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کوٹلی ضلع سیالکوٹ۔

(۳) میرے والد صاحب محترم جناب میاں عبد الرحمن صاحب چک نمبر ۲۰۳ جھڈو گدام ضلع تھرپارکر مورخہ ۲۴/۶/۵۲ بروز منگل عید الفطر صبح تین بجے وفات پا گئے۔ احباب ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار برکت محمود متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ حال سندھ۔

اعلان دار القضاء!

چوہدری مہر خان صاحب چک ۱۰۹ گ ب نزد گوجرہ ضلع لائل پور نے مولوی عبد المجید خان صاحب ولد برکت علی خان صاحب موضع کجروڑ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ جن کا دوسرا پتہ یہ ہے چک ۶۸ ج ب ڈاکخانہ ٹھیکریوالہ ضلع لائلپور سے مبلغ چار صد روپے دلانے کی درخواست کی ہے۔ مولوی عبد المجید خان صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا مکمل پتہ تحریر کریں (۲) اس مقدمہ کی پیروی کے لئے مورخہ ۳/۸/۵۲ کو بوقت آٹھ بجے صبح دفتر قضاء میں پہنچ جائیں ورنہ درخواست کا بہر حال فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

فریضہ زکوٰۃ

معطی حضرات کی دوسری فہرست!

(گذشتہ سے پیوستہ)

نام	رقم	نام	رقم
میاں محمد یوسف صاحب کراچی	۰—۹—۱۲	چوہدری عبد العزیز صاحب گھیانہ	۰/-/-۲۰
حافظ عبد السلام صاحب ربوہ	۰—۰—۵۰	میاں ولی محمد صاحب بنڈی چری شیخوپورہ	۰/-/-۱۴
بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ	۰/-/-۲۰	چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی	۰—۰—۳
مرزا عبد الرزاق صاحب دینا پور	۰—۰—۲۴	پیر نثار احمد صاحب مردان	۰/-/-۲۰
میاں عبد الحفیظ صاحب خوشاب	۰—۰—۴	جماعت احمدیہ حلقہ سول لائینز لاہور	۰/۸/۷۱
اہلیہ صاحبہ مرزا اعجاز احمد صاحب کراچی	۰—۰—۲۰	سیدہ ثانیہ بیگم صاحبہ پشاور	۰/-/-۱۰۰
اہلیہ صاحبہ خلیل احمد صاحب ناصر ربوہ	۰—۰—۶۰	نجم الدین صاحب طالب آباد سندھ	۰—۰—۳۷
محمودہ ثروت صاحبہ ملتان	۰—۰—۱۰	ملک ظہور الدین صاحب کوٹ راداکشن	۰/-/-[illegible]
چوہدری بشیر احمد صاحب حافظ آباد	۰—۰—۱۴	چوہدری اللہ بخش صاحب خانقاہ ڈوگراں	۰/-/-۱۵
اہلیہ صاحبہ " "	۰—۰—۱۵	جماعت احمدیہ محوکہ ضلع سرگودہا	۰/-/-۳۶۳
جماعت احمدیہ کھاریاں	۰—۰—۷۵	میاں نواب الدین صاحب خانیوال	۰—۸—۲
حاجی قمر الدین صاحب طالب آباد سندھ	۰/-/-۹۰۷	جماعت احمدیہ راولپنڈی	۰—۸—۳۷
میاں علی محمد صاحب گھیانہ	۰/-/-۱۰۰	ذکیہ خاتون صاحبہ سکھر	۰—۸—۶۲
میاں عزیز الدین صاحب "	۰—۰—۵۰	میاں خدا بخش صاحب گجرات	۰—۰—۷۵
شفیع محمد صاحب "	۰—۰—۷۰	اہلیہ میاں خدا بخش صاحب گجرات	۰—۰—۷۵
حکیم عبد الحکیم صاحب "	۰—۰—۱۵	میزان	۰—۱۵—۳۶۱۳

(نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان برائے اشاعت

بعض احباب صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی متعلقہ ڈاک محاسب صاحب یا ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے دفتر میں ڈاک بھجوانے میں تعمیل کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے حسابداران امانت ذاتی مطلع رہیں۔ کہ وہ امانت سے متعلقہ ڈاک براہ راست افسر ایخارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوایا کریں۔ ورنہ تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری صیغہ امانت پر نہ ہوگی۔

(افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

فرقہ پرست مولوی قوم میں انتشار پھیلا کر پاکستان کے دشمنوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں

کراچی کے بعض حلقوں کی طرف سے احرار کے مذموم مقاصد کی پرزور مذمت

کراچی ۱۷ جولائی - علماء کا ایک طبقہ کچھ عرصہ سے نفاق و انشقاق کے جن رجحانات کو ہوا دے رہا ہے کل رات دو حلقوں کی طرف سے ان کی زبردست مذمت کی گئی - مولانا اسد القادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام نے ایک پریس بیان میں ایسے علماء کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو غیر ضروری امور پر ضائع کرنے کی بجائے تعمیری کاموں پر صرف کریں۔

آپ نے کہا پاکستان کے علماء کو چاہئے کہ وہ عوام کو اسلامی دستور کی ضرورت اور اس کی اہمیت سے باخبر کریں اور ملک میں اس کے نفاذ پر زور دیں۔

اسلامی دستور ہی مسلم اور غیر مسلم باشندوں کے حقوق و مراعات کا صحیح تعین کر سکتا ہے۔

آپ نے عوام کے جذبات کو بھڑکانے اور اس طرح ان پر جنونی کیفیت طاری کرنے کے خطرات سے خبردار کرتے ہوئے کہا اس حال میں عوام کسی وقت بھی بے قابو ہو کر تخریب پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔

ایک طبقۂ علماء کی طرف سے آجکل جو ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس بارے میں میرے خیالات شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی کے خیالات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لیکن پاکستان کی سالمیت کی خاطر علماء کو اس قسم کے ایجی ٹیشن سے احتراز کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ چیز ہماری صفوں میں انتشار پھیلانے کا موجب ثابت ہو گی اور یہی وہ چیز ہے جس کی سرحد پار کے لوگ تمنا کر رہے ہیں۔

اسی طرح مسلم لیگ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے (جو جناح چوک میں منعقد ہوا تھا) ایچ۔ ایم حبیب اللہ نے کہا کہ وہ لوگ جنہوں نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں مسلم لیگ کا ساتھ نہیں دیا تھا یا جنہوں نے بعد میں ذاتی مفادات کی خاطر اس قومی تنظیم سے علیحدگی اختیار کر لی تھی وہ جمہوری طریقوں سے طاقت حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنی کامیابی کے امکانات خاک میں ملتے دیکھ کر اب سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے مذہب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد ملک میں انتشار پھیلانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

آپ نے اہل پاکستان کو متنبہ کیا کہ وہ ایسے عناصر سے خبردار رہیں جو ہمارے ان اداروں اور تنظیموں کو ختم کر دینا چاہتے ہیں جو قومی اتحاد کو برقرار رکھنے میں مصروف ہیں۔ آپ نے کہا یہ لوگ ملک میں گڑبڑ اور انارکی پھیلا کر دشمنان پاکستان کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔

(ڈان ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

چودھری محمد ظفر اللہ خاں پر بالکل غلط اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں

حکومت پاکستان کا اہم اعلان

حکومت پاکستان کی طرف سے چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر بعض حلقوں کی طرف سے عاید شدہ الزامات کی تردید میں مئی ۱۹۵۲ء میں جو بیان جاری کیا گیا تھا اس کا مکمل متن حسب ذیل ہے:۔

کراچی ۱۷ مئی۔ حکومت پاکستان کو گذشتہ چند ماہ میں وقتاً فوقتاً ان الزامات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو بعض اردو اخبارات میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کے مقدمہ کی وکالت کرتے ہوئے موصوف نے اس امر پر اصرار کیا کہ انہیں احمدیہ فرقہ کی وکالت کرنے کا بھی موقع دیا جائے اور انہوں نے کمیشن پر زور دیا کہ قادیان کو ایک "کھلا شہر" قرار دیا جائے اور بتایا کہ احمدی عام مسلمانوں سے علیحدہ ایک فرقہ ہیں۔ ان الزامات کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا گیا کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے احمدیہ فرقہ کی حمایت میں آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا یہ موقف ضلع گورداسپور کے مسلمانوں کے فیصدی تناسب میں کمی کا موجب بنا جس کی وجہ سے اس ضلع کو مسلم اکثریت کے ضلع کی بجائے مسلم اقلیت کا ضلع شمار کیا گیا اور تقسیم کے فیصلے میں اسے پاکستان میں شامل کرنے کی بجائے جیسا کہ اسے ہونا چاہئے تھا بھارت میں شامل کر دیا گیا۔

حکومت پاکستان کو ان الزامات پر سخت حیرت ہے کیونکہ یہ ان واقعات کے قطعی خلاف ہیں جو حکومت کے علم میں ہیں۔ اس کے باوجود حکومت پاکستان نے ان الزامات کی پوری تحقیقات کی اور اس تحقیقات سے اس کا یہ یقین اور پختہ ہو گیا کہ یہ الزامات بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے احمدیہ فرقہ کی باؤنڈری کمیشن کے سامنے نہ تو وکالت کی نہ اس فرقہ کی طرف سے بحث کی۔ نہ انہوں نے کسی حیثیت سے کمیشن کے سامنے مبینہ دلائل پیش کئے اور نہ کبھی وہ بیانات دیئے جو ان سے منسوب کئے جاتے ہیں۔"

(معتمد کابینہ حکومت پاکستان)

حکومت کو اگر پاکستان کی ایک نہایت وفادار اور کمزور جماعت کی پاسداری ملحوظ نہیں تو کم سے کم اسے اپنے وقار کا تو احساس ہونا چاہئے۔ کیا کوئی حکومت جس کے واضح بیانات کی اس طرح توہین کی جائے خاموش رہ سکتی ہے اور اس کو برداشت کر سکتی ہے؟

فرقہ دارانہ رجحانات کا استیصال نہایت ضروری ہے

مسٹر عزیز الدین احمد کا بیان

لاہور ۱۸ جولائی۔ "اگر فرقہ داری کو پنپنے کی اجازت دی گئی تو پاکستان میں عوامی زندگی رفتہ رفتہ اخوت اور رواداری کے وسیع اصولوں سے بے تعلق ہو جائے گی حالانکہ یہ اصول ہی اسلامی طریق زیست کی بنیاد ہیں۔ اور ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے پاکستان دنیا میں ان کے ہی قیام کا علمبردار ہے۔"

ان الفاظ میں اقلیتی امور کے وزیر مسٹر عزیز الدین احمد نے کل سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں فرقہ داری کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی مذمت کی۔ آپ نے مزید فرمایا:۔

"چونکہ احرار ایجی ٹیشن میں امن و امان اور قانون کے احترام کا سوال پیدا ہو گیا ہے اس لئے تمام صوبائی اور مرکزی وزراء کو قیام امن کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس بارے میں زوردار الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہئے اور اس ایجی ٹیشن کو سختی کے ساتھ دبا دیا جانا چاہئے۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء)